REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم یکشنبہ

۲ شعبان ۱۳۷۹ھ

فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے

جلد ۴۹/۱۴ | ۳۱ صلح ۱۳۳۹ ہش | ۳۱ جنوری سنہ ۱۹۶۰ء | نمبر ۲۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۳۰ جنوری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر ہے

الحمدللہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی کامل و عاجل صحت یابی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

”بھارت سے حقیقی دوستی کیلئے مسئلہ کشمیر کا تصفیہ پہلی شرط ہے“ (صدر ایوب)

صدر ایوب مشرقی پاکستان کے آٹھ روزہ دورہ کے بعد راولپنڈی واپس پہونچ گئے۔

راولپنڈی ۳۰ جنوری۔ صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں نے پھر کہا ہے کہ بھارت سے حقیقی دوستی کے لئے مسئلہ کشمیر کا تصفیہ اولین شرط ہے۔ آپ نے یہ بات مشرقی پاکستان کا آٹھ روزہ دورہ مکمل کرنے کے بعد کل شام ڈھاکہ سے راولپنڈی پہونچنے پر کہی۔ فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے کہا کہ ہم بار بار کہہ چکے ہیں کہ ہم بھارت کے ساتھ پرامن تعلقات چاہتے ہیں۔ مگر باتیں اسی وقت بامعنی بنیں گی۔ جب دونوں ملکوں کے درمیان حقیقی دوستی قائم ہو جائے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ کشمیر کا مسئلہ حل کر لیا جائے۔

صدر ایوب نے یہ الفاظ اس وقت کہے جب ان سے جنگ نہ کرنے کے معاہدے کے متعلق مسٹر نہرو کی تجویز پر تبصرہ کرنے کی درخواست کی گئی تھی۔ صدر نے کہا۔ میں اس پر پہلے بھی کئی بار تبصرہ کر چکا ہوں۔ ہم بھارت سے امن اور دوستی چاہتے ہیں۔ پنڈت نہرو جنگ کی باتیں کیوں کرتے ہیں۔

صدر نے چک لالہ کے ہوائی اڈے پر اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ مشرقی پاکستان کے عوام میں غیر معمولی جوش و خروش اور زندگی کے آثار پائے جاتے ہیں۔ انہیں اپنے مستقبل پر پورا اعتماد ہے۔ اور ان کی امنگیں بلند ہیں آپ نے کہا مجھے عوام سے بہت قریب جا کر ملنے کا موقعہ ملا ہے میں نے انہیں بڑا پرجوش پایا ہے۔ آپ نے کہا اب ملک کے سامنے یہ کام ہے کہ پنج سالہ منصوبے کو کس طرح مکمل کیا جائے۔ کیونکہ اس کی کامیابی عوام کی بہتر زندگی کی ضامن ہوگی۔ صدر نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ میں نے ضروریات زندگی کی گرانی کی وجہ سے مشرقی پاکستان کے عوام میں کوئی سراسیمگی نہیں دیکھی۔ آپ نے کہا مشرقی پاکستان کے عوام اپنے علاقائی مسائل میں بہت دلچسپی لے رہے ہیں۔ اس میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ ضروریات زندگی کی قیمتیں بہت بڑھ گئی ہیں۔ لیکن اس کے کئی وجوہ ہیں۔ قیمتوں کو صرف زیادہ مصنوعات فراہم کرکے اور اس مقصد کے لئے بہت بڑی (باقی ۸)

نصرت گرلز ہائی سکول یکم فروری کو کھلے گا

نصرت گرلز ہائی سکول یکم فروری کو کھل رہا ہے۔ جملہ معلمات اور طالبات خصوصاً امتحان مڈل کی امیدوار یکم فروری کو آٹھ بجے سکول میں حاضر ہو جائیں۔ (ہیڈ مسٹرس)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۳۰ جنوری۔ کل یہاں نماز جمعہ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی۔ آپ نے مقصد حیات کے موضوع پر ایک ایمان افروز خطبہ دیا۔ کل چونکہ مطلع ابر آلود تھا اور سرد ہوا چلنے کے علاوہ ہلکی ہلکی بارش بھی ہو رہی تھی۔ اس لئے جمعہ اور عصر کی نمازیں اکٹھی ادا کی گئیں چونکہ محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب اور عمان کے مکرم السید عبد اللہ عمر الشبوطی اور ان کے افراد خاندان علی الترتیب یورپ اور عمان واپس تشریف لے جا رہے تھے مکرم شمس صاحب نے انکی بخیریت واپسی کے لئے دعا کرائی۔

محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب ہیگ واپس تشریف لے جانے کیلئے ربوہ سے روانہ ہو گئے

روانگی سے قبل مسجد مبارک میں اللہ تعالےٰ کے حضور پرسوز اجتماعی دعا

ربوہ ۳۰ جنوری۔ ہیگ کی عالمی عدالت انصاف کے نائب صدر محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب بالقابہ ربوہ میں قریباً ڈیڑھ ماہ قیام فرمانے اور اس دوران میں جلسہ سالانہ میں شمولیت کی سعادت حاصل کرنے کے بعد ہیگ واپس تشریف لے جانے کے لئے مورخہ ۲۹ جنوری ۱۹۶۰ء بروز جمعۃ المبارک نماز جمعہ ادا کرنے کے بعد ربوہ سے بذریعہ موٹر کار راولپنڈی تشریف لے گئے۔ محترم چوہدری صاحب موصوف ہیگ سے کراچی اور لاہور ہوتے ہوئے مورخہ ۱۴ دسمبر ۱۹۵۹ء کو ربوہ تشریف لائے تھے۔ کل یہاں نماز جمعہ کے بعد مسجد مبارک میں مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے آپ کے بخیر و عافیت منزل مقصود پر پہنچنے خدمت اسلام کی بیش از بیش توفیق ملنے اور اللہ تعالےٰ کے فضل سے آپ کو اولاد نرینہ عطا ہونے کے متعلق اجتماعی دعا کرائی۔ جس میں تمام اہل ربوہ شریک ہوئے۔ بعد ازاں احباب جماعت نے آپ سے مصافحہ کیا۔ اس طرح آپ کو دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا گیا۔

محترم چوہدری صاحب موصوف یورپ روانہ ہونے سے قبل راولپنڈی۔ لاہور اور کراچی میں کچھ یوم قیام فرمائیں گے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالےٰ سفر و حضر میں محترم چوہدری صاحب موصوف کا حافظ و ناصر ہو۔ آپ کو خدمات دینیہ کی پہلے سے بھی بڑھ کر توفیق عطا فرمائے۔ مقاصد عالیہ میں نمایاں کامیابی سے نوازے۔ اور آپ کی تمام دلی مرادیں پوری کرے آمین اللھم آمین

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر۔ بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳۱ جنوری ۱۹۶۲ء

اسلام کی محبّت

جیساکہ ہم گذشتہ اداریہ میں بیان کر چکے ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالےٰ سے خبر پاکر پسر موعود کے متعلق فرمایا تھا کہ

وہ اولوالعزم ہوگا اور حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اپنی گذشتہ حیات طیبہ میں جو کارنامے سرانجام دئے ہیں۔ ان سے نہ صرف احباب جماعت بلکہ اغیار بھی یہی نتیجہ برآمد کر سکتے ہیں کہ آپ پیشگوئی کے ان الفاظ کے پورے پورے مصداق ہیں۔ اگر ان کارناموں کو دیکھا جائے اور آپ کی زندگی کے لحظہ لحظہ کی پڑتال کی جائے تو صاف واضح ہو جاتا ہے کہ اولوالعزمی آپ کے خاص اخلاق عالیہ میں سے ہے اور ایک انسان جس کو خاص طور پر اللہ تعالےٰ نے یہ وصف نہ عطا کیا ہو وہ اس وصف کا اتنی کاملیت کے ساتھ اظہار نہیں کر سکتا اولوالعزمی کا وصف آپ میں اتنا واضح اور نمایاں ہے کہ ایک مردہ دل بھی جو آپ سے قریب ہو کر آپ کو دیکھتا ہے اس کی نبض حیات بھی تیزی سے چلنے لگتی ہے اور آپ کی برقی رو اسکے رگ و پے میں بھی سرایت کر جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ساری جماعت آپ کی فدائی ہے اور آپ کے ایک ایک اشارہ پر عمل کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہتی ہے اور یہی وجہ ہے کہ آپ نے جو تحریک بھی شروع کی ہے۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے وہ ہمیشہ کامیاب ہوتی رہی ہے اور راقم الحروف کے ذہن میں ایک بھی بات ایسی نہیں کہ جس کا مطالبہ آپ نے جماعت سے کیا ہے اور جماعت نے لبیک لبیک کہتے ہوئے اس کو قبول نہ کیا ہو اور اسکو جامۂ عمل پہنانے کے لئے تن من دھن لگانے کے لئے تیار نہ ہو گئی ہو۔

سچی بات یہ ہے کہ آپ کی اولوالعزمی ایک ایسا چراغ ہے جو نہ صرف خود جلتا ہے اور اپنی روشنی پھیلاتا ہے بلکہ دوسروں کے چراغوں کو بھی روشن کر دیتا ہے اور وہ بھی جلنے لگتے ہیں اور اپنی روشنی سے اپنے ماحول کو منور کر دیتے ہیں۔ یہ وصف صرف بندگان حق میں ہوتا ہے کہ وہ ایک نیک مقصد کو اللہ تعالےٰ کے حکم سے لے کر کھڑے ہوتے ہیں۔ اور اسکے ساتھی اس کو ہاتھوں ہاتھ لیتے ہیں اور اس مقصد کی تعمیل میں مصروف ہو جاتے ہیں۔

یہ حقیقت واضح ہے کہ جماعت احمدیہ اکثر غریب لوگوں کی جماعت ہے۔ اس میں بہت تھوڑے افراد ہیں۔ جن کو آجکل کے لحاظ سے دولت مند کہا جا سکتا ہے اس کے باوجود سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے جب کبھی کوئی مالی مطالبہ جماعت سے کیا ہے۔ جماعت کے ہر فرد نے اپنی وسعت سے بڑھ کر اس میں حصہ لیا ہے اور آپ کے مطالبہ کو پورا کرنا اپنی سعادت پر محمول کیا ہے۔ ہم جماعت کے بہت سے ایسے احباب کو جانتے ہیں جو اپنا اور اپنے بال بچوں کا پیٹ کاٹ کر بھی حضور ایدہ اللہ کے مالی مطالبات کو پورا کرنا باعث افتخار سمجھتے ہیں اور ہر وقت اس ٹوہ میں لگے رہتے ہیں کہ وہ اپنا فالتو مال کب اور کس طرح جماعتی کاموں میں صرف کرنے کے لئے پیش کریں۔

اس کی وجہ بے شک اللہ تعالےٰ کا فضل ہے لیکن اللہ تعالےٰ نے بھی ظاہری ذرائع سے وابستہ ہوتا ہے۔ ظاہر میں جماعت کی قربانیاں اس امر سے وابستہ ہیں کہ خود حضور ایدہ اللہ تعالےٰ قربانی کے لئے اپنا نمونہ پیش فرماتے ہیں۔ آپ سب سے پہلے اور ہمیشہ سب سے زیادہ حصہ لیتے ہیں۔ آپ جس کام کے لئے تہیہ کرتے ہیں اور اسکو جماعت کے سامنے پیش کرتے ہیں تو آپ محض زبانی تلقین نہیں فرماتے بلکہ آپ جو کچھ فرماتے ہیں اس پر پہلے خود عمل کرتے ہیں اور یہ اس بات کی بین دلیل ہے کہ آپ اس کام کو سرانجام دینے کا مکمل ارادہ رکھتے ہیں یہی وجہ ہے کہ آپ نے کوئی تحریک ایسی نہیں فرمائی جو ناکام ہوئی ہو۔ انسان اپنے ارادہ کو جب اپنے عمل سے ظاہر کرتا ہے تو یقیناً وہ ارادہ پورا ہونے والا ہوتا ہے اور یہ اولوالعزمی کا ایک زندہ نشان ہے۔

آپ اپنے ارادوں میں اس لئے بھی خاص طور پر کامیاب ہوتے ہیں کہ آپ کا مقصد حیات اعلائے کلمۃ الحق ہے آپ کا لمحہ لمحہ اس مقصد کے حصول کے لئے صرف ہوتا ہے۔ آپ کے کلمات سے اور آپ کے اعمال سے صرف تبلیغ اسلام کا جذبہ ہی ظاہر ہوتا ہے۔ آپ کی کوئی حرکت اور کوئی سکون ایسا نہیں ہے جو دین کی خدمت کے لئے نہ ہو۔ آپ ہمیشہ تبلیغ و اشاعت دین کے نشہ سے سرشار رہتے ہیں۔ جیساکہ ہم نے گذشتہ اداریہ میں اشارۃً بتایا ہے آپ نہ صرف اپنی تندرستی میں دن رات خدمت اسلام کی فکر میں رہتے ہیں بلکہ اپنی بیماری میں بھی یہی فکر آپ کے دامن گیر رہتی ہے اور حقیقت یہ ہے کہ آپ کی بیماری ہی یہ ہے کہ آپ کو دن رات جماعت کی فکر لگی رہتی ہے۔ اور نہ صرف موجودہ جماعت کی فکر ہے بلکہ آپ کو ہماری آئندہ نسلوں کی بھی ویسی ہی فکر ہے۔ چنانچہ آپ نے جلسہ سالانہ کی افتتاحی تقریر میں اسی بات پر زور دیا ہے کہ احباب

اپنی نسلوں کے اندر اسلام اور احمدیت کی محبت پیدا کرتے چلے جائیں۔ یہاں تک کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا جھنڈا ساری دنیا میں لہرانے لگے

یہ عظیم الشان بیڑا ہے جو اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے جماعت کو عطا فرمایا ہے۔ ہم جس قدر بھی آپ کی قدر کریں تھوڑی ہے۔ اسلئے آؤ ہم آپ کی کامل صحت کے لئے اللہ تعالےٰ کے حضور زور زور سے دعائیں کریں کہ آپ کا سایہ جماعت پر طویل سے طویل ہو تا کہ ہمارے کمزور ہاتھوں سے اللہ تعالےٰ کے دین کو زیادہ سے زیادہ تقویت پہنچے اور ہم آپ کی رہنمائی میں دین کی تبلیغ و اشاعت میں اپنی پوری طاقتوں سے کام لینے کے قابل ہوں۔

یاد رکھنا چاہیئے کہ درگاہ الٰہی میں وہ دعائیں قبولیت کا شرف حاصل کرتی ہیں جن کے ساتھ عمل بھی ہو۔ اور موجودہ صورت میں ہمارا عمل یہ ہے کہ ہم حضور کی ہدایات کے مطابق دین کی خدمت کریں اور جیسا کہ ایک الٰہی جماعت کا فرض ہے آپ کی رہنمائی میں ہر کام کو پس پشت ڈال کر صرف اللہ تعالےٰ کے کام میں منہمک ہو جائیں اور اپنے آسمانی اور اپنے زمینی آقا کو دکھا دیں کہ انہوں نے ہم پر جو اعتماد کیا ہے وہ صحیح ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خوشی اس میں ہے کہ ہم نے جس کام کا بیڑا اٹھایا ہے وہ آپ کی ہدایات کے مطابق سرانجام دیں اور آپ کے ایسے فرمانبردار بیٹے بن کر دکھائیں کہ آپ خوش ہو جائیں۔ پھر یقیناً ہماری دعاؤں کا اثر ہوگا۔ اور آپ انشاء اللہ جلد جلد کامل صحت یاب ہو کر ہماری رہنمائی کرتے رہیں گے۔

احباب کی آگاہی کیلئے ضروری اعلان

آئندہ جلسہ سالانہ حسب سابق ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر کو ہی ہوا کرے گا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت اعلان کیا جاتا ہے کہ جلسہ سالانہ کی تاریخیں اس دفعہ بنیادی جمہوریت کے الیکشن کی وجہ سے بامر مجبوری تبدیل کی گئی ہیں۔ آئندہ جلسہ سالانہ حسب سابق ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر کو ہی ہوا کرے گا جیساکہ گذشتہ سالوں میں ہوتا رہا ہے۔ لہذا احباب اس امر کو یاد رکھیں۔ کہ جلسہ سالانہ کی اصلی تاریخیں ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ہی ہیں اور ان میں کسی قسم تبدیلی نہیں ہوگی۔

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

اعلان نکاح

مورخہ ۲۳ جنوری بروز جمعۃ بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے عزیزم عبدالباسط صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ (ابن مکرم میاں عبدالرحیم صاحب دیانت درویش قادیان) کے نکاح کا اعلان فرمایا۔ ان کا نکاح عزیزہ صابرہ سلطانہ بیگم صاحبہ بنت مکرم چوہدری چراغ دین صاحب سانگلہ ہل ضلع لائل پور کے ساتھ بعوض ایک ہزار روپیہ مہر قرار پایا ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین۔

(خورشید احمد)

جماعت احمدیہ کے اڑسٹھویں جلسہ سالانہ کی مختصر رُوداد

دوسرے دن کا پہلا اجلاس

ذکرِ حبیبؑ کے موضوع پر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کا بصیرت افروز خطاب

دیگر مقررین کی اہم تقاریر

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی تقریر

ربوہ ۲۳ جنوری - آج سوا نو بجے صبح جلسہ سالانہ کے دوسرے دن کا پہلا اجلاس زیرِ صدارت محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب شروع ہوا - کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا - جو مکرم بشارت احمد صاحب بشیر نے کی - بعدہ مجیب الرحمٰن صاحب نے نظم پڑھی - اور پھر پروگرام کے مطابق محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر نے "ہماری تبلیغی مساعی کا اثر غیر ممالک میں" کے اہم موضوع پر اپنی تقریر شروع فرمائی۔

تقریر کے آغاز میں محترم صاحبزادہ صاحب نے بتایا کہ انیسویں صدی کے نصف آخر میں مذہبی دنیا کی یہ کیفیت تھی - اس وقت عیسائیت کی ترقی اور غلبہ کے امکانات روشن تھے - حتیٰ کہ اسلامی ممالک میں بھی اس کا اثر و نفوذ بڑھتا چلا جا رہا تھا - دوسری طرف مسلمان ہر لحاظ سے کمزور ہو چکے تھے۔ اور اسلام کی ترقی و اشاعت کے متعلق ان پر مایوسی چھائی ہوئی تھی - ان حالات میں بانی سلسلہ احمدیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مبعوث ہوئے اور آپ نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر اسلام کی ترقی اور اس کی نشأۃ ثانیہ کی بشارت دی - اور اس کی تائید و نصرت کے ساتھ اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے عظیم الشان کام کی بنیاد رکھی۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے اسلام کی ترقی کے جو سامان بہم پہنچائے - محترم صاحبزادہ صاحب نے اس کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ مذہبی اور تاریخی لحاظ سے حضرت مسیح علیہ السلام کی وفات کو ثابت کرنا حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا ایک عظیم الشان کارنامہ تھا جس نے خیالات رجحانات کے رُخ کو بدل ڈالا - سائنس کے علوم جدید اور تاریخی شواہد نے جو نئے انکشافات کئے ہیں - آپ نے انہیں مختصر پیش کرتے ہوئے بتایا کہ یہ سب عقیدہ وفات مسیح کی تائید کرتے ہیں - ہمارے مبلغین نے اس عقیدہ کو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے پیشکردہ دلائل کے ساتھ بیرونی ممالک میں پیش کیا جس کا یہ نتیجہ نکلا کہ آج ہر ملک اور ہر علاقہ کے پڑھے لکھے لوگ دل سے وفات مسیح کے قائل ہو چکے ہیں - اور اس کا برملا اعتراف کر رہے ہیں - محترم صاحبزادہ صاحب نے بتایا کہ یورپ میں اسلام کے متعلق جو شدید غلط فہمیاں پیدا ہو رہی تھیں وہ احمدی مبلغین کی مساعی کے نتیجہ میں اب دور ہو رہی ہیں - چنانچہ وہی لوگ جو پہلے اسلام پر اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر مختلف اعتراضات کیا کرتے اور اسلام کا ایک بھیانک تصور پیش کرتے تھے - اب برملا اسلام کی خوبیوں اور رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کے فضائل کا اعتراف و اقرار کرنے لگے ہیں - ایشیائی ممالک اور بالخصوص افریقہ میں ہماری تبلیغی مساعی کو جو غیر معمولی کامیابی ہو رہی ہے اس کا ذکر کرتے ہوئے محترم صاحبزادہ صاحب نے متعدد حوالے پیش کئے جن میں یہ اعتراف کیا گیا تھا کہ ان ممالک میں احمدیت کے جانے سے قبل ہر جگہ اسلام مٹتا جا رہا تھا - اور مسلمان تنزل کا شکار تھے - لیکن اب ہماری تبلیغی مساعی کے نتیجہ میں عیسائیت کے بالمقابل اسلام تیزی سے ترقی کرنے لگا ہے۔

آپ نے فرمایا احمدیت مسلمانوں کی مایوسی کو مٹانے کے لئے آئی تھی - وہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ کی علمبردار ہے - یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ بادل چھٹتے چلے جا رہے ہیں - اور ہر جگہ اسلام کی ترقی کے آثار زیادہ واضح اور نمایاں ہوتے جا رہے ہیں لیکن ہمیں یہ آثار دیکھ کر مطمئن ہو کر نہیں بیٹھ جانا چاہیئے - بلکہ اپنی قربانیوں کو اور اپنی جدوجہد کی رفتار کو بڑھاتے چلے جانا چاہیئے - ہمیں اپنی زندگیوں میں اسلام کا صحیح نمونہ پیش کرنا چاہیئے - تاکہ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت ہمیں پہلے سے بھی زیادہ حاصل ہو - اور ہم اپنی آنکھوں کے سامنے اسلام کو دنیا کے کونے کونے میں پھیلتا اور پھلتا پھولتا دیکھ سکیں - محترم صاحبزادہ صاحب نے تقریر کے آخر میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف "کشتی نوح" میں سے ایک ایمان افروز حوالہ پڑھا - جس میں حضور علیہ السلام نے اپنی جماعت کو نہایت قیمتی اور زریں نصائح فرمائی ہیں۔

وقت کی کمی کی وجہ سے محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کو اپنے اس اہم مضمون کے بعض حصے چھوڑنے پڑے - تاہم آپ نے بڑی عمدگی کے ساتھ بیرونی ممالک میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کے اثر و نفوذ کو واضح فرمایا۔

ذکرِ حبیبؑ کے موضوع پر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کا خطاب

اس دفعہ جلسہ سالانہ کی یہ ایک غیر معمولی خصوصیت تھی - اور حاضرینِ جلسہ کی انتہائی خوش قسمتی کہ پہلی مرتبہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے "ذکرِ حبیب" کے موضوع پر خطاب فرمانا منظور فرمایا - صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب سلمہ کی تقریر کے بعد آپ کی تقریر کا وقت تھا جلسہ گاہ حاضرین سے پُر ہوتی جا رہی تھی جو احباب کسی احتیاج اور ضرورت کے تحت باہر گئے ہوئے تھے وہ بھی جوق در جوق جلسہ گاہ میں واپس چلے آ رہے تھے - سوا دس بجے کے قریب صاحب صدر محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے حاضرینِ جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا یہ ہماری نہایت خوش قسمتی ہے کہ اب قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ ذکرِ حبیب کے موضوع پر خطاب فرمائیں گے - آپ کی طبیعت علیل ہے - لیکن اس کے باوجود آپ تقریر کے لئے تشریف

کلماتِ طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

قرآن شریف کے فیوض و برکات کا چشمہ

ہمیشہ جاری ہے۔

"قرآن شریف ایک ایسا معجزہ ہے کہ نہ اس سے قبل اس کی مثل کوئی ہوا اور نہ آئندہ کبھی ہوگا - اور اس کے فیوض و برکات کا چشمہ ہمیشہ جاری ہے - اور وہ ہر زمانہ میں اسی طرح نمایاں و درخشاں ہے - جیسا کہ آنحضرتؐ کے زمانہ میں تھا - علاوہ ازیں یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے - کہ ہر شخص کا کلام اس کی ہمّت کے مطابق ہوتا ہے جس قدر کسی شخص کی ہمّت اور عزم اور اعلےٰ مقاصد ہوں گے - اسی پایہ کا اس کا کلام ہوگا - اور وحی الٰہی میں بھی یہی رنگ ہوتا ہے - جس شخص پر وحی الٰہی کا نزول ہوتا ہے - جس قدر وہ شخص ہمت بلند رکھنے والا ہوگا - اسی پایہ کا کلام الٰہی اسے ملے گا - آنحضرتؐ کی ہمت و استعداد و عزم کا دائرہ چونکہ بہت ہی وسیع تھا - اس لئے جو کلام آپ کو ملا وہ بھی بڑے پایہ اور رتبہ کا ہے۔"

(الحکم جلد ۷ نمبر ۲۰)

لے آئے ہیں مجھے امید ہے کہ دوست پوری توجہ اور انہماک سے آپ کی تقریر کو سنیں گے ٹھیک سوا دس بجے حضرت میاں صاحب ممدوح نے اپنی مخصوص پر شوکت آواز اور نہایت پر درد اور پر شوکت لہجے میں اپنا پر معارف اور بصیرت افروز مضمون پڑھنا شروع فرمایا۔ گیارہ بج کر پانچ منٹ پر آپ کا مضمون ختم ہوا۔ اس دوران حاضرین جلسہ ہمہ تن گوش بنے رہے۔ اور ان پر ایک خاص روحانی کیفیت طاری رہی جو ان کے ایمانوں کو تازہ کر رہی تھی اور ان کی روحوں کو جلا بخش رہی تھی۔

یہ پر معارف اور ایمان افروز مضمون انشاء اللہ عنقریب قسط وار قارئین الفضل تک پہنچ جائے گا

جیسا کہ احباب کو علم ہے حضرت میاں صاحب مدظلہ کی طبیعت اکثر ناساز رہتی ہے۔ ناسازیٔ طبع کی وجہ سے ہی مضمون کا ایک حصہ بھی آپ کو کرسی پر بیٹھ کر سنانا پڑا۔ احباب جماعت التزام کے ساتھ آپ کی صحت کے لئے دعا کرتے رہیں تا اللہ تعالیٰ اس قیمتی وجود کو تا دیر سلامت رکھے اور ہمیں ان کے فیوض سے متمتع ہونے کی توفیق بخشتا رہے۔ آمین

محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس کی تقریر

حضرت میاں صاحب مدظلہ کے خطاب کے بعد محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس تقریر کے لئے تشریف لائے آپ کی تقریر کا عنوان تھا "احمدی مردوں اور عورتوں کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نصائح" گویا حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ کے بصیرت افروز مضمون کے بعد جس کا موضوع حضور علیہ السلام کی سیرت طیبہ تھا۔ مولانا شمس صاحب حضور کے ارشاد فرمودہ زریں اقوال اور نصائح کو پیش کرنے کے لئے تشریف لائے۔ اور اس طرح حاضرین جلسہ کو بیک وقت حضور کی سیرۃ سے روشناس ہونے اور حضور کے اقوال سے مستفید ہونے کا موقع مل گیا۔

مولانا شمس صاحب نے اپنی تقریر کے ابتدائی حصہ میں فرمایا:۔

"اے فرزندان احمدیت اور اے بنات احمدیت! سنو! اور غور سے سنو! کہ دنیا کے موجودہ مادی دور میں جبکہ الحاد و ضلالت اور لامذہبیت اور دہریت کے تباہ کن طوفان ہر طرف برپا ہیں اللہ تعالیٰ نے تمہارے ذریعے اپنی قدرت کا ثبوت اور اپنے دین اسلام کی شان قائم کرنا چاہتا ہے کہ اسلام کی پوری تصویر تمہارے وجود میں نمودار ہو اور اسی غرض کے لئے اس نے مسیح موعود کو اس زمانہ میں مبعوث فرمایا اس لئے آؤ کہ میں تمہیں خدا تعالیٰ کے مامور اور مرسل کے دربار میں لے چلوں تاتم اس کے زندگی بخش اور ایمان افروز اور پاکیزہ کلمات سنو اور اپنی زندگی خدا تعالیٰ کی منشاء کے مطابق بنا سکو"

اس کے بعد آپ نے حضور علیہ السلام کے بصیرت افروز اور ایمان کو جلا بخشنے والے کلمات طیبات ایک نہایت موزوں اور مناسب ترتیب کے ساتھ پڑھ کر سنائے جو مندرجہ ذیل امور سے تعلق رکھتے تھے عقائد اور اعمال صالح۔ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا بلند و بالا مقام اور کل انبیاء پر آپ کی فضیلت۔ قرآن مجید کی شان۔ بنی نوع انسان سے ہمدردی۔ باہمی اخوت و محبت۔ عورتوں سے حسن سلوک۔ تکبر اور بدظنی سے اجتناب تزکیہ نفس کے طریق۔ اشاعت اسلام دشمنوں کے لئے دعا۔ کامیابی کی بشارت۔

محترم مولانا شمس صاحب کی یہ تقریر بھی جو تمام تر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے روح پرور کلمات طیبات پر مشتمل تھی حاضرین جلسہ کے لئے بہت اثر انگیز اور تازگیٔ ایمان کا باعث بنی۔ یہ تقریر جو تربیت اور تزکیہ نفس کے لئے بہت مفید ہوگی انشاء اللہ عنقریب قسط وار ہدیہ احباب کی جائے گی۔

مولانا شمس صاحب کی تقریر کے بعد جلسہ سالانہ کے دوسرے دن کا پہلا اجلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا؛

اعلان نکاح

میری نسبتی ہمشیرہ عزیزہ امۃ القیوم صاحبہ بنت حاجی چوہدری خدا بخش صاحب آف میانوالی خانوالی ضلع سیالکوٹ کا نکاح عزیزم چوہدری خلیل احمد صاحب ابن چوہدری شریف احمد صاحب مرحوم آف گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ کے ہمراہ بعوض مہر ایک ہزار روپیہ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے مسجد مبارک ربوہ میں مورخہ ۲۵ بعد نماز فجر پڑھا احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے مبارک کرے۔ آمین

(مسعود احمد۔ دفتر بیت المال ربوہ)

ہمارا جلسہ سالانہ ختم ہوگیا

(از محترم جناب ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب)

احباب آئے اور چلے گئے۔ ہمارے دلوں کو سال بھر کے لئے حزیں بنا گئے۔ ہم تو پہلے ہی غم و اندوہ کی گھڑیاں گذار رہے تھے . . . . . .

. . . ہماری آنکھیں تو پہلے ہی کبھی خشک نہ ہوتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کا بھلا کرے ہم صبر و شکر کرتے ہیں بلکہ ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے محاسن کو بڑھائے آپ کی اولادوں کو آپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے رکھے آپ سب سکھ میں رہیں اور ہمیں کسی کا دکھ دیکھنا نہ پڑے۔ پھر ہم اللہ تعالیٰ کے حضور یہ عاجزانہ دعا کرتے ہیں کہ . . .

. . . آپ کے دل محبت الٰہی سے بھرے رہیں اور آپ کے دلوں سے توحید باری تعالیٰ کا چشمہ پھوٹے اور دنیا کے خشک ایمانوں کو سرسبز بناوے۔ ہم یہ سب دعائیں اس شکریہ میں کرتے ہیں کہ آپ نے ہمارے حزیں دلوں کو کچھ وقت کے لئے بہلایا۔ دراصل یہ دنیا ہی رفتنی گذشتنی ہے اس لئے آپ پر شکوہ بے جا ہے۔

ہم سب کو اپنے مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے درجات کی بلندی اور آپ کی آل و اولاد کے لئے دعا کرتے رہنا چاہیئے کہ حضور کی ذات بابرکات کے ذریعہ وہ مخفی خزانہ ملا جو دنیا کی آنکھ سے اوجھل ہو چکا تھا۔ ہمارے دل کی آنکھ نے اس منبع نور کو دیکھ لیا جو ہر نور اور ہر حسن کی جڑھ ہے۔ اب ہم دنیوی جدائیوں سے ایسے نہیں رلائے جا سکتے کہ ناشکرگذار کہلانے لگ جائیں ہاں اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ جب ایمان سے بھرپور دل کسی جگہ پر کچھ وقت کے لئے جمع ہو جاتے ہیں اور سب کے دلوں کے نور کی کرنیں ایک دوسرے کی طرف پھیلتی ہیں۔ تو وہ خطۂ زمین جگمگا اٹھتا ہے اور جب یہ نور کے پتلے متفرق ہو جاتے ہیں تو مقام اجتماع کی روشنی مدھم پڑ جاتی ہے جو طبعاً افسردگی کا موجب بن جاتی ہے۔

بے شک آپ کو بھی افسردگی لاحق ہوگی کہ بہار کی چند گھڑیاں ہی دیکھنا نصیب ہوئیں اس طرح پر آپ بھی ہمارے شریک کار بن جائیں گے۔ پس کیوں نہ ہم دلی یگانگت کے ساتھ خدائے غمگیں کے حضور روئیں اور بلبلائیں کہ رحمت الٰہی کی بارش دنیا پر برسنے لگے جو دنیا پر بھڑکنے والی جہنم سرد کر دے ؛

آپ کے ایمان کی آب پاشی

خلافت خدا تعالیٰ کی ایک خاص نعمت ہے جو اس زمانہ میں جماعت احمدیہ کو عطا کی گئی ہے اور آپ اسی وقت خلافت کی برکات سے وافر حصہ لے سکتے ہیں جب آپ اپنے مقدس خلیفہ کے ارشادات سنیں اور ان پر عمل کریں۔ آپ کا اخبار الفضل ہی ایک ایسا ذریعہ ہے جس سے آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات جلد از جلد پہنچ سکتے ہیں۔ پس آپ الفضل کے خود بھی خریدار بنیں اور اپنے دیگر ذی استطاعت دوستوں کو بھی اس کا خریدار بنائیں تا آپ اور آپ کے ساتھیوں کے ایمان کی آب پاشی خلیفۃ اللہ کے کلمات طیبات سے ہوتی رہے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

میرے والد چوہدری فضل دین صاحب قریباً چھ ماہ سے سخت بیمار ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے آمین۔ (محمد شفیع ننگلی۔ کنری سندھ)

کلکتہ میں پیشوایانِ مذاہب کی سیرت و حالات پر عظیم الشان جلسہ

مختلف مذاہب کے نمائندگان کی شرکت

ڈاکٹر کالی داس ناگ ایم۔اے۔پی۔ایچ ڈی۔ڈی لٹ (صدر ورلڈ فیتھس کانفرنس) نے صدارت کے فرائض سرانجام دیئے

از مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل انچارج احمدیہ مسلم مشن —— کلکتہ

مورخہ ۲۰ر نومبر کو ۵½ بجے شام سے ۸½ بجے شب تک جماعت احمدیہ کلکتہ کے زیر اہتمام پیشوایان مذاہب کی سیرت کا جلسہ شاندار طور پر منعقد ہوا۔ جلسے کی تشہیر اردو۔ انگریزی اور بنگالی زبانوں میں شائع ہینڈ بلز کے ذریعہ وسیع طور پر کی گئی۔ اردو میں بھی ایک پوسٹر بھی شائع کیا گیا۔ اور جلسے کے انعقاد سے ایک روز قبل شہر کے اہم حصوں میں چسپاں کیا گیا۔ ......

.... نیز انگریزی و بنگالی اخبارات کے ایڈیٹر صاحبان و رپورٹر حضرات سے مل کر اخبارات میں بھی خبر شائع کرائی گئی۔ مخصوص احباب کو دعوتی کارڈ بھی ارسال کئے گئے۔

جلسے کا انعقاد مسلم انسٹی ٹیوٹ ہال ویلسلی اسکوائر کلکتہ میں ہوا۔ ہال کو پیشوایان مذاہب کی تعظیم و تکریم سے متعلق قطعات قرآن مجید کی آیات اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث طیبہ سے مزین کیا گیا۔ ٹھیک ۵½ بجے صاحب صدر ڈاکٹر کالی داس ناگ ہال میں تشریف لائے اور جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوئی۔ جو جناب منشی محمد شمس الدین صاحب نے کی۔ تلاوت قرآن پاک کے بعد مکرم نور عالم صاحب ایم اے سیکرٹری مجلس عاملہ جماعت احمدیہ کلکتہ نے بزبان انگریزی استقبالیہ ایڈریس پڑھا۔ ازاں بعد خاکسار نے اس جلسہ کی کامیابی کے لئے آمدہ پیغامات سنائے۔ ان پیغامات میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے مدظلہ العالی۔ مسز اندرا گاندھی صدر نیشنل کانگرس ہند۔ جناب ایس راد ھا کرشنن وائس پریذیڈنٹ گورنمنٹ ہند۔ جناب صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوت و تبلیغ قادیان۔ جناب شیخ عبدالحمید صاحب عاجز ناظر بیت المال قادیان کے ارسال کردہ پیغامات بالخصوص قابل ذکر ہیں۔

پیغامات کے بعد پیشوایانِ مذاہب کی سیرت پر تقادیر کا سلسلہ شروع ہوا۔ مختلف مذاہب کے آٹھ نمائندوں نے تقاریر کیں۔ سب سے پہلے ریورنڈ فادر وی کورٹینس (Rev. Father V.Courtiouu) (ST X SViers calleg) نے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی زندگی پر بزبان انگریزی عالمانہ تقریر کی۔ آپ کے بعد نمائندہ زرتشت مذہب جناب ڈینشر ڈین شاہ بی اے۔ ایم۔ آئی نے ایک پرجوش اور برجستہ تقریر انگریزی زبان میں کی۔ جس میں آپ نے سامعین کو کئی ہزار سال پہلے سرزمین ایران میں آنے والے حضرت زرتشت علیہ السلام کے حالات و واقعات سے آگاہ کیا

آپ کے بعد سوامی نارہ مایہ نند (Sawami Nara myya Nand) نے رام کرشنا مشن کی نمائندگی کرتے ہوئے بنگالی زبان میں فاضلانہ تقریر کی۔ جس میں اس مشن کے حالات کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ ہم جماعت احمدیہ کی اس مساعی کی جو وہ پیشوایان مذاہب کے ذریعہ اتحاد کے لئے کر رہی ہے تہ دل سے ممنون ہیں۔ کیونکہ مذہبی نقطۂ نگاہ سے اس کی بہت ضرورت ہے۔

اس تقریر کے بعد مہابدھی سوسائٹی کے نمائندہ وزیبل دھرما دھر مہاتمہ اور (Vareralile Dharma dhar mahasatrie) نے مہاتما بدھ کی سوانح حیات پر تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ ان کا رستہ امن اور صلح کا رستہ تھا۔ جس پر گامزن ہونے سے دنیا کو آرام و سکون مل سکتا ہے۔ انہوں نے خود بھی نروان حاصل کیا اور دنیا کو بھی نروان کا رستہ بتایا۔

اس تقریر کے بعد عزیز ناصر احمد صاحب بانی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مشہور نظم "وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا" خوش الحانی سے سنائی۔

اس نظم کے بعد ڈاکٹر ہیرالال صاحب چوپڑہ ایم۔ اے۔ پی ایچ ڈی نے محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم کی سوانح حیات پر مفصل تقریر کی آپ نے اپنی تقریر میں بتایا کہ رحمۃ للعالمین کی پیدائش تاریک گھڑیوں میں ہوئی۔ اور آپ کی آمد سے یہ تاریک راتیں نور سے بدل گئیں۔ آپ نے حضور کے رحمۃ للعالمین ہونیکے ثبوت میں حضور کی سوانح حیات کے متعدد واقعات پیش کئے۔ آپ کی تقریر مسلمانوں کے لئے حیران کن تھی۔ کیونکہ وہ ایک غیر مسلم کی زبان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کو سن رہے تھے۔

چوپڑہ صاحب کی تقریر کے بعد جناب قیس مینائی صاحب کی مشہور نظم "گوکل والے شام کنہیا" مکرم محمد عارف خان صاحب نے خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ جس کے بعد خاکسار کی تقریر حضرت کرشن جی کی لائف پر ہوئی۔ خاکسار نے اپنی تقریر میں قرآن مجید کی آیات اور حضرت رسول پاک کی مشہور حدیث "کان فی الھند نبیا" کا حوالہ دیتے ہوئے بتایا کہ ہندوستان کی سرزمین بھی خدا کے برگزیدوں سے خالی نہ تھی اور انہی برگزیدوں میں سے ایک حضرت کرشن تھے۔ بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالےٰ کی طرف سے دی گئی خبر کے ماتحت فرمایا کہ کرشن ایک باصفا انسان تھے چنانچہ حضور سے قبل بھی اسلام کے کئی بزرگوں نے انکی بزرگی کا اقرار کیا ہے اور عبدالرزاق صاحب بانسوی نے تو لکھا ہے۔ کہ وہ حج کو جاتے ہوئے جب متھرا کے مقامات سے گزرے تو انہوں نے عالم کشف میں حضرت کرشن جی سے ملاقات کی۔ آپ کی پیدائش کے واقع کی تفصیل بتاتے ہوئے خاکسار نے بتایا کہ آپ کا پیدائش کے بعد زندہ بچ جانا اور نندگوالے کے ہاں پرورش پانا ہی اس بات کی زبردست دلیل تھی کہ خدا کا ہاتھ آپ کے سر پر تھا۔

گیتا کے اشلوکوں سے خاکسار نے آپ کی تعلیم پر بھی روشنی ڈالی اور بتایا کہ انبیاء کرام کی طرح آپ نے بھی خالق و مخلوق کے رشتہ کو مضبوط کرنے کی کوشش کی اور مخلوق میں باہم محبت اور رواداری کا رشتہ بتایا۔

میری تقریر کے بعد صاحب صدر نے مجھے فرمایا کہ جنوری کے شروع میں جو ورلڈ فیتھ کانفرنس ہو رہی ہے اس میں آپ شرکت کریں اور اس مضمون پر آپ تقریر کریں کیونکہ یہ تقریر ہمارے لئے بہت دلچسپی کا باعث ہوئی ہے۔

جناب کالی داس ناگ صاحب کلکتہ میں منعقد ہونے والی ورلڈ فیتھس کانفرنس کے صدر ہیں جو کہ جین دھرم کے انتظام کے ماتحت مورخہ ۹، ۱۰، ۱۱ر فروری ۱۹۶۰ء کو ہو رہی ہے۔

خاکسار کی تقریر کے بعد جناب کیپٹن بھاگ سنگھ صاحب نے حضرت بابا نانک کی سیرت کے بعض اہم واقعات بیان کئے اور بتایا کہ کس طرح انہوں نے اپنی زندگی میں ہندو مسلم ایکتا کا عملی درس دیا۔ آپ کی تقریر گو مختصر تھی۔ مگر ٹھوس معلومات پر مشتمل تھی۔

کیپٹن صاحب کی تقریر کے بعد ریورنڈ بھائی منی سین نمائندہ برہمو سماج نے اپنے مشن کے حالات پر تقریر کی۔ اور لوگوں کو بتایا کہ درحقیقت شانتی کا رستہ وہی ہے جو رشیوں اور نبیوں نے بتایا ہے۔

آخر میں مکرم عبید الرحمٰن صاحب فانی مبلغ جماعت احمدیہ نے بنگالی زبان میں حضرت مسیح موعودؑ کی سیرت پر تقریر فرمائی۔ اور آپ نے حضور کے تعلق باللہ اور اس سلسلہ میں بعض اہم واقعات اور پیشگوئی کو بیان کر کے بتایا کہ آج بھی ایسے وجود موجود ہیں جو خدا کے ساتھ اپنا تعلق قائم کئے ہوئے ہیں اور اس زندہ خدا کے ساتھ ہمارا تعلق قائم کر سکتے ہیں۔

تقادیر کے خاتمہ پر صاحب صدر نے اپنی صدارتی تقریر میں جماعت احمدیہ کی ان مساعی کو جو اتحاد مذاہب کی صورت میں کی جا رہی ہیں بہت ہی سراہا اور بتایا کہ جماعت احمدیہ کے قائم کردہ اس اسٹیج سے جو قیمتی خیالات سنے ہیں ان پر عمل کرنے کی بھی کوشش کریں تا عملی رنگ میں مذاہب متحد ہو کر امن اور شانتی کا راستہ لوگوں کو بتا سکیں۔

آپ نے یہ بھی بتایا کہ عنقریب ہی ورلڈ فیتھس کانفرنس بھی کلکتہ میں منعقد ہو رہی ہے۔ دوست اس میں شامل ہوں اور باہر سے آنیوالے نمائندگان کے خیالات کو سنیں۔ صدر نے قیس صاحب کی نظم "گوکل والے شیام کنہیا" بھی اپنے پاس رکھ لی اور فرمایا یہ نظم بہت ہی پیاری ہے۔ میں اسے بھی ورلڈ فیتھس کانفرنس میں پڑھواؤں گا۔

صدارتی تقریر کے بعد خاکسار نے صاحب صدر اور جملہ حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور جلسہ برخاست کیا گیا۔

باقی صفحہ ۸ پر

ہسپتال کے آداب

ہمارے ملک میں مخیّر حضرات، نجی ادارے محنت اور تعلیم کے کاموں میں اتنی دلچسپی نہیں لیتے۔ جتنی اُن پر واجب ہے۔ ہمارے ہاں امورِ صحت کی ذمّہ داری حکومت کے ذمّہ ہی چلی آتی ہے۔ ملک میں انقلاب آنے سے پہلے ہسپتالوں سے متعلق حکومتوں کی پالیسی میں جو خامیاں اور کوتاہیاں تھیں۔ اُنہیں دُور کرنے اور اب ہسپتالوں کا انتظام بہتر بنانے کیلئے ہر ممکن کوشش کی جا رہی ہے۔ تاہم یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ ضرورت کی نسبت سے ہسپتالوں کی تعداد ابھی بہت کم ہے۔ یہ بات کوئی ہمارے ہاں ہی نہیں ہے۔ دنیا کے بیشتر ممالک میں صورتِ حال یہی ہے۔ کہ آبادی کے تناسب سے ہسپتالوں کی تعداد ناکافی ہے۔ کہیں بھی یہ مسئلہ ایک دن میں نہ حل ہوا ہے۔ اور نہ ہو سکتا ہے۔ یہ تو وقت اور وسائل کا معاملہ ہے۔ ملک کی موجودہ حکومت اس سے غافل ہرگز نہیں وقت اور وسائل کی پابندی کے تحت نئے ہسپتالوں کی تعمیر کے بارے میں ہر ممکن اقدام کر رہی ہے۔ اس ضمن میں صدرِ مملکت جنرل محمد ایوب خان نے دولت مند اصحاب سے بھی اپیل کی ہے کہ وہ معاشرے کی سماجی اور اخلاقی ذمّہ داریوں کو محسوس کریں اور صحت و تعلیم اور دیگر فلاحِ عامّہ کے کاموں میں حکومت کا ہاتھ بٹائیں۔

حکومت کے اقدام اور ہم سب کے تعاون سے ہسپتالوں کی قلّت کا مسئلہ ایک دن حل ہو ہی جائے گا۔ لیکن اس وقت اہم بات یہ ہے کہ ملک میں موجودہ ہسپتالوں سے پورا پورا فائدہ اٹھایا جائے۔ اور جدید طرز پر علاج معالجہ اور آپریشن کی جو سہولتیں میسر ہیں۔ ان کو صحیح مصرف میں لایا جائے۔ یہ اُسی وقت ممکن ہے جب ہم ہسپتالوں کے آداب کی پابندی کریں اور اس بات میں پورے نظم و ضبط کا ثبوت دیں۔

اس لئے یہ چند باتیں پیش خدمت ہیں۔ جن پر عمل کرنا ہر لحاظ سے مفید اور ضروری ہے۔

(۱) بڑے ہسپتال بڑے بڑے شہروں میں واقع ہیں۔ مگر ان میں مریضوں کے لئے بستروں کی تعداد اور امکانی گنجائش اتنی کم ہے۔ کہ خود ان شہروں کی آبادی کے لئے کافی نہیں ہوتی۔ مثال کے طور شہر لاہور کو لیجیے۔ اس کی آبادی ۱۲ لاکھ کے لگ بھگ ہو گئی ہے۔ بالعموم ہر سو اشخاص میں سے ایک شخص کی بیماری کی نوعیت ایسی ہوتی ہے۔ کہ ہسپتال میں داخلہ ضروری ہو جائے۔ اس تناسب سے لاہور میں کم از کم چودہ ہزار بستر ہونے چاہئیں تب کہیں صرف شہر کی آبادی کے خاطر خواہ علاج معالجہ کی ضروریات پوری ہو سکتی ہیں۔ لیکن موجودہ صورتِ حال یہ ہے کہ لاہور کے سارے ہسپتالوں میں بمشکل دو تین ہزار بستروں کی امکانی گنجائش ہے۔ ظاہر ہے کہ لاہور کے ہسپتال شہری آبادی کی ضروریات کے بھی پورے کفیل نہیں ہو سکتے لہٰذا ہم سب پر لازم ہے۔ کہ طبیعت ناساز ہوتے ہی فوراً بڑے ہسپتال کا رُخ نہ کریں۔ بلکہ پہلے اپنی گلی یا محلّے کے ڈاکٹر سے رجوع کریں۔ اور جہاں کارپوریشن کی ڈسپنسری یا اور کوئی چھوٹا ہسپتال ہو اس سے فائدہ اٹھائیں۔ یہ بات بالخصوص چھوٹے شہروں، اور دُور افتادہ قصبات کے باشندوں کو مدّنظر رکھنی چاہیئے کہ مریض کو ساتھ لے کر کسی بڑے شہر کے ہسپتال میں داخلہ کی خاطر سفر اختیار کرنا زحمت اور خسارہ کا باعث بھی ثابت ہو سکتا ہے مناسب اور صحیح طریقہ یہ ہے۔ کہ پہلے اپنے قصبہ یا شہر کے ڈاکٹروں اور شفاخانوں سے استفادہ کریں۔ بیشتر مریض ایسے ہوں گے۔ کہ ان کا کامیاب علاج مقامی طور پر ہو جائے گا۔ قطعی مجبوری کی شکل میں اور مقامی ڈاکٹروں کے مشورہ کے بعد، بڑے شہروں کے ہسپتالوں سے رجوع کرنا چاہیئے

کسی بڑے شہر کے ہسپتال میں داخلہ کی خاطر مریض لانے سے پہلے ضروری ہے۔ کہ اُسی شہر میں مریض اور متعلقین کے قیام و طعام کا مناسب انتظام کر لیا جائے۔ چونکہ ممکن ہے۔ کہ داخلہ ملنے میں کچھ وقت لگ جائے۔ ہمارے ہاں بار بار دیکھنے میں آتا ہے۔ کہ لواحقین حضرات اپنے مریض کو دُور افتادہ مقامات سے بڑے شہر کے ہسپتالوں میں لے آتے ہیں۔ اور نہ مریض کے اور نہ اپنے ٹھہرنے اور کھانے پینے کا کوئی انتظام کرتے ہیں۔ بعض دفعہ بڑے ہسپتالوں میں اُسی وقت مریض کے لئے بستر دستیاب نہیں ہوتا۔ لہٰذا اُنہیں مشورہ دیا جاتا ہے۔ کہ ایک دو روز ٹھہر جائیں۔ اور گھر پر مجوزہ علاج کریں جب کوئی بستر خالی ہوگا۔ تو ان کا مریض فوراً داخل کر لیا جائے گا۔ ایسی صورت میں اگر پہلے سے شہر میں قیام و طعام کا مناسب انتظام نہ کیا گیا ہو تو یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ مریض اور اس کے متعلقین کو کتنی تکلیف اٹھانی پڑے گی۔ لیکن اس میں قصور سراسر لاپرواہ متعلقین کا ہے۔ جو اپنی اور مریض کی رہائش کا انتظام کئے بغیر بڑے شہروں کے ہسپتالوں کا رُخ کر لیتے ہیں۔ یہ بھی ممکن ہے کہ ہسپتال پہنچتے ہی داخلہ مل جائے۔ تاہم دُوسرے شہر کے ہسپتال میں اپنے مریض کو داخلہ کی خاطر لے جانے سے پہلے ہر لحاظ سے مناسب اور ضروری ہے۔ کہ عارضی رہائش کا کوئی علیحدہ انتظام کر لیا جائے۔

(۳) مریض، ہسپتال اور معاشرہ کے ساتھ اس سے زیادہ اور کوئی بے انصافی نہیں ہو سکتی۔ کہ داخلہ نہ ملنے کی شکل میں، مریض کو لے کر ہسپتال کے کمپاؤنڈ یا برآمدہ میں ڈیرہ ڈال دیا جائے۔ یہ حرکت نہ صرف قاعدہ کے خلاف ہے۔ بلکہ خود مریض کے لئے بھی مہلک ثابت ہو سکتی ہے۔

(۴) ہسپتالوں کے ڈاکٹروں اور منتظمین کی ذمّہ داریاں بہت ہوتی ہیں۔ اُنہیں روزانہ ایک نہیں، سینکڑوں مریضوں کی دیکھ بھال کرنا پڑتی ہے۔ اور سب کا علاج ان کے سپرد ہوتا ہے۔ اس لئے بے کار باتوں میں ان کا وقت ضائع نہ کیا جائے۔ ان سے مریض اور مرض کے بارے میں مختصر اور صرف ضروری باتیں کرنی چاہئیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ مریض کے رشتہ داروں کا جی چاہتا ہے۔ کہ مرض کے متعلق بڑی تفصیلی گفتگو ہو۔ یہ قدرتی خواہش ہے۔ مگر یہ نہ بھولیے کہ ہسپتال کے ڈاکٹروں اور دُوسرے کارکنوں کا ہر لمحہ بڑا قیمتی ہوتا ہے۔

(۵) ہسپتال کے ڈاکٹروں اور دیگر عملے سے پُورا تعاون کرنا چاہیئے۔ اور ان کی ہدایت پر لفظ بہ لفظ عمل کرنا چاہیئے۔ سب کا فائدہ اسی میں ہے۔

(۶) ہسپتال میں مریض کو دکھانے، مریض کو داخل کرانے، مریض سے ملنے اور پُرسشِ حال کے اوقات مقرّر ہیں۔ ان کی پابندی ضروری ہے۔ اگر پابندی نہ کی جائے۔ تو خواہ مخواہ کی تکلیف اور زحمت خود مریض اور اس کے متعلقین کو ہی اٹھانا پڑتی ہے۔

(۷) جنرل وارڈ یا پرائیوٹ کمرے میں مریض سے ملاقات کے دوران زور زور سے باتیں نہ کریں اور کسی قسم کا شور و غل نہ ہونے پائے۔ اس سے خود آپ کے مریض اور دیگر مریضوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ مروّت میں یا آپ کی اور آپ کے بچوں کی محبّت میں مریض خاموشی سے شور و غل بھی برداشت کر لیگا۔ لیکن آپ کو خود اس بات کا خیال ہونا چاہیئے۔

(۸) مریض کے بستر پر نہ بیٹھیں۔ اس طرح مریض کے جراثیم آپ تک منتقل ہو سکتے ہیں۔ یوُں بھی ہسپتال کی چارپائیاں بالعموم سپرنگ دار ہوتی ہیں۔ اور زیادہ بوجھ سے ان کے ٹوٹ جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

(۹) جہاں تک ممکن ہو، بچوں کو ہسپتال ہمراہ نہ لے جائیں۔ وُہ ناسمجھ ہوتے ہیں۔ اور ہسپتال کے قواعد کا پاس نہیں رکھ سکتے۔ اس طرح ہسپتال کے نظام اور مریضوں کے سکون میں خلل پڑتا ہے

(۱۰) ڈاکٹر کی اجازت کے بغیر مریض کے لئے کھانے پینے کی کوئی چیز ساتھ نہ لے جائیں۔ پرہیز برتنا علاج کا بڑا جزو ہے۔ شفایابی کے دنوں میں اکثر مریضوں کا جی چاہتا ہے۔ کہ چٹپٹے اور مرغن کھانے کھائیں۔ آپ کا فرض ہے کہ مریض کے کھانے پینے کے ضمن میں کوئی خواہش پوُری کرنے سے پہلے ڈاکٹر صاحب سے اجازت لے لیں۔ ہسپتال میں داخل ہونا ضروری ہے۔ یا نہیں اور علاج کس طرح اور کہاں زیادہ اچّھا ہو سکتا ہے اس معاملہ میں ڈاکٹر صاحبان کے مشورہ کو قطعی سمجھیئے اور اپنی یا مریض کی خواہشات کو مقدّم نہ سمجھیئے۔

(۱۱) کتّے یا کوئی پالتو جانور ہسپتال میں اپنے ساتھ نہ لے جائیں۔ ان کا وہاں کیا کام —؟

(۱۲) سگریٹ نوشی سے اجتناب برتیں۔ سگریٹ کا دھواں مریض کو کھانسنے پر مجبور کر سکتا ہے اور کھانسنا مریض کے لئے سخت تکلیف دہ ثابت ہو سکتا ہے۔

(۱۳) پھلوں کے چھلکے یا کوئی اور کوڑا کرکٹ ہسپتال میں اِدھر اُدھر نہ پھینکیں۔ اس کے لئے علیحدہ ڈبے رکھے ہوتے ہیں۔ ان میں ڈالیئے۔

(۱۴) ہسپتال میں اِدھر اُدھر ہرگز نہ تھوکیے تھوک بیماری کے جراثیم پھیلانے کا باعث بن سکتا ہے تھوکنے کے لئے ڈبّے الگ ہوتے ہیں۔ ان کو استعمال کیجیۓ۔

(۱۵) ہسپتال کے برآمدوں سے گزُرتے وقت بھی آہستہ گفتگو کریں۔ آپ کی خوش طبعی دوسروں کے لئے ذہنی تکلیف کا سبب ہو سکتی ہے۔

(۱۶) لباس اور اطوار میں سادگی اور متانت ہر حالت میں ایک مستحسن بات ہے ہسپتال مریضوں کے قیام کی جگہ ہے۔ کوئی میلہ ٹھیلہ تو وہاں نہیں ہوتا کہ آرائش و زیبائش کی نمائش کی جائے۔

(۱۷) جو اصحاب موٹر کاروں میں سوار ہو کر ہسپتال آتے جاتے ہیں۔ اُنہیں ہسپتال کے قرب و جوار اور کمپاؤنڈ میں کار کا ہارن ہرگز نہیں بجانا چاہیئے۔ اور رفتار بھی بہت آہستہ رکھنی چاہیئے۔ ہارن بجانا مریضوں کے آرام میں خلل ڈالتا ہے۔ اور کار کی تیز رفتاری معذوروں کے لئے جان کا خطرہ بن سکتی ہے۔

(۱۸) ڈاکٹر یا نرس کی ہدایت کے مطابق مریض کے لئے جو دوائیں باہر سے درکار ہوں۔ ان کو خریدنے میں اور وقت پر مریض کو پہنچانے میں کبھی تاخیر نہ کیجیۓ۔ ضروری دوا کا وقت پر نہ پہنچانا بسا اوقات مریض کے لئے شفایاب نہ ہونے کا باعث ثابت ہوتا ہے۔

(۱۹) مریض کی صحت یابی کے بارے میں ڈاکٹر صاحبان بہتر جانتے ہیں۔ جب وہ مشورہ دیں کہ مریض کو گھر لے جایا جائے۔ تو اس پر کسی رنج یا شکوہ کے بغیر فوراً عمل کرنا چاہیئے۔ یوُں بھی چونکہ ہسپتالوں میں بستروں کی کمی ہے۔ اور مانگ زیادہ ہے اسلیے بلا ضرورت ایک دن بھی ہسپتال میں پڑا رہنا دُرست نہیں۔

یہ ہیں وہ چند ضروری اور مفید باتیں، جن پر عمل کیا جائے تو ہسپتالوں سے پُورا پُورا فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ اور غیر ضروری خرچ، پریشانی اور تضیع اوقات سے بچا جا سکتا ہے۔ زندگی کے ہر شعبہ کے کچھ آداب ہوتے ہیں۔ ان پر عمل نہ کیا جائے تو خواہ مخواہ زحمت اٹھانی پڑتی ہے اور نقصان الگ ہوتا ہے۔ اسی طرح ہسپتال کے بھی آداب ہیں۔ ان پر کاربند ہونے میں خود مریض اور لواحقین کو آرام اور فائدہ پہنچتا ہے۔

ایک آزاد قوم کے افراد کی حیثیت سے ہم سب پر واجب ہے۔ کہ قومی زندگی کے ہر شعبہ کے آداب کے پابند رہیں۔ بدنظمی، بے ضابطگی اور افراتفری ہمارے شایانِ شان نہیں۔ ملک و قوم کی نیک نامی اور ہمارا اپنا فائدہ اسی میں ہے۔ کہ سب کام نظم و ضبط کیساتھ کئے جائیں۔ اور ان اصُولوں کی پابندی کی جائے جو اس مقصد کے لئے رائج ہوں۔ ٹریفک کے اصولوں کا پابند ہونے میں ہماری اپنی سلامتی بھی ہے۔ اسی طرح ہسپتال کے قواعد پر عمل کرنا اور ہسپتال کے آداب پر کاربند ہونا ہم سب کے لئے ہر لحاظ سے مفید اور ضروری ہے۔

اہلیہ محترمہ صوبیدار میجر ڈاکٹر ظفر حسن صاحب کی وفات

صوبیدار میجر ڈاکٹر ظفر حسن صاحب کی اہلیہ حاکم بی بی صاحبہ عرف سعیدہ بیگم مورخہ ۹ر جنوری کو راولپنڈی میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان کا جنازہ ربوہ لایا گیا۔ مرحومہ موصیہ ہونے کی وجہ سے مقبرہ بہشتی میں دفن کی گئیں۔ آپ نے ۱۹۰۷ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی تھی۔ اپنے خاندان سے تعلق رکھتی تھیں جن کو مذہب کی جانب بہت کم توجہ تھی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے مرحومہ کے دل میں مذہب کا جوش رکھا ہوا تھا۔ آپ نے اپنا آبائی وطن (دھرم کوٹ رندھاوا ضلع گورداسپور) قادیان کی خاطر بخوشی چھوڑا۔ اور قادیان ہی میں مکان بنوا کر سکونت اختیار کر لی۔ حضرت مولوی غلام نبی صاحب مصری مرحوم سے قرآن شریف پڑھتی رہیں۔ آپ صوم و صلوٰۃ کی بہت پابند تھیں۔ سچی خوابیں آتی تھیں۔ ہمسایہ عورتوں کے ساتھ ہمیشہ خوش اخلاقی سے پیش آنا ان کا معمول تھا خاوند کے آرام اور آسائش کا ہمیشہ خیال رکھتیں اور سب امور پر مقدم رکھتیں بوقت وفات ان کی عمر ۷۲ سال تھی احباب اپنی دعاؤں میں ان کو بھی شامل کر لیں۔ بڑی صاحب اقبال عورت تھیں۔ ایک لڑکا جو مرڑی میں ملازم ہے اور دو لڑکیاں اور ایک صد کے قریب نواسے نواسیاں اور پوتے۔ پوتیاں۔ اپنی یادگار چھوڑی ہیں ڈاکٹر صاحب کو مرحومہ سے بے حد محبت تھی ان کو سخت صدمہ اور غم پہنچا ہے اللہ تعالیٰ ان کو صبر عطا فرمائے اور ضعیف العمری میں ان کا معاون و مددگار ہو۔ آمین۔

محمد فقیر اللہ خان ڈپٹی انسپکٹر سکولز پنشنر ربوہ محلہ دار الرحمت وسطی

ولادت

میرے بھائی چوہدری عبد المالک خانصاحب کو اللہ تعالیٰ نے لڑکا عطا فرمایا ہے دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اسے لمبی عمر دے اور خادم دین بنائے آمین

(ناصر احمد جماعت دہم ٹی آئی ہائی سکول ربوہ)

گمشدہ بستر

جلسہ ختم ہونے پر میں نے یونائیٹڈ ٹرانسپورٹ کے ذریعہ سفر کیا۔ جب لاہور آیا تو ایک بستر گم تھا۔ اگر کسی دوست کو یہ بستر ملا ہو تو مطلع کر کے ممنون فرمائیں

(ضیاء الدین احمد قریشی ایڈووکیٹ لاہور)

درخواستہائے دعا

(۱) بندہ کا امتحان ۳ فروری سے شروع ہو رہا ہے احباب دعا کریں کہ مولا کریم اعلیٰ کامیابی عطا کرے۔ آمین

(مبارک احمد خان معرفت ملک عبد الحمید صاحب ریٹائرڈ مدرس وارہ ٹو)

(۲) میرے والد ایم غلام رسول صاحب آف ڈیرہ بابا نانک حال نبی سر روڈ (سندھ) عرصہ تک بیمار رہے ہیں اب نسبتاً آرام ہے۔ دوست کامل شفایابی کے لئے دعا کریں۔

(عبد المنان بھٹی۔ گول بازار ربوہ)

(۳) میرے تایا جان چوہدری شریف احمد صاحب بجہ کچھ عرصہ سے بیمار ہیں درخواست دعا ہے۔ (رفیق احمد بجہ سیالکوٹی)

(۴) میرا محکمانہ امتحان ۸ر فروری کو ہوا ہے دوست کامیابی کے لئے دعا کریں

(عبد السمیع چٹاگانگ)

(۵) میں امسال ڈرئنگ مائینل کا امتحان دے رہا ہوں بزرگان سلسلہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔ آمین

(محمد امجد زاہد بجیکی ضلع شیخوپورہ)

(۶) میرے بائیں کان میں عرصہ ڈیڑھ ماہ سے تکلیف ہے احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ مجھے شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(صوفی محمد ابین آڈیٹر ولد صوفی حاکم دین واہ ضلع راولپنڈی)

اعلانِ نکاح

عزیزم محمد شفیع صاحب حبشی کا نکاح مسماۃ سعیدہ نگہت بنت مکرم حافظ عبد الحکیم صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ دادو سے مبلغ ایک ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم مولوی شوکت حسین صاحب شاد مولوی فاضل نے بمقام دادو مورخہ ۱۷/۱/۶۰ بعد نماز مغرب پڑھا۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین۔

(برکت علی آف سانگھڑ سندھ)

اطلاع عام

ہم دستخط کنندگان محمد یوسف ولد غلام قادر و محمد لطیف ولد محمد شریف ساکن بنگلہ باغ و بہار تحصیل خانپور ضلع رحیم یار خان اعلان کرواتے ہیں کہ ہم اپنی زمین واقع موضع جھول تحصیل خانپور ضلع رحیم یار خان کو فروخت کرنا چاہتے ہیں۔ (زمین اندازاً اکتالیس گھماؤں ہے) اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ اخبار الفضل کے ذریعہ پندرہ دن کے اندر اندر اعتراض کر سکتا ہے۔ بعد میں اعتراض قابل قبول نہ ہوگا۔

المشتہر

محمد یوسف ولد غلام قادر و محمد لطیف ولد محمد شریف

(ساکن بنگلہ باغ و بہار تحصیل خانپور ضلع رحیم یار خان)

ضرورت

میونسپل کمیٹی ربوہ کو ایک میٹرک جے وی ٹیچر کی اسامی کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ خواہشمند اصحاب ۲۰ر فروری تک درخواستیں دے سکتے ہیں۔ انٹرویو کے لئے اپنے خرچ پر آنا ہوگا۔

(ایڈمنسٹریٹر میونسپل کمیٹی ربوہ)

ڈھاکہ سے راولپنڈی واپس پہنچنے پر صدر محمد ایوب خاں کا بیان

(بقیہ صفحہ اول)

رقوم صرف کر کے گزرایا جا سکتا ہے آپ نے کہا لوگوں نے موجودہ قیمتوں اور مارشل لاء کے نفاذ کے وقت کی قیمتوں کا موازنہ کرنا شروع کر رکھا ہے۔ لیکن یہ اقدام درست نہیں۔ مارشل لاء کے نفاذ کے فوراً بعد جو قیمتیں تھیں وہ غیر حقیقت پسندانہ تھیں لہٰذا یہ توقع نہیں کرنی چاہیئے کہ انہیں پھر رائج کیا جا سکے گا۔

لیفٹیننٹ جنرل شیخ وزیر داخلہ لیفٹیننٹ جنرل برکی وزیر صحت مسٹر منظور قادر وزیر خارجہ۔ مسٹر حفیظ الرحمٰن وزیر تجارت سید فدا حسن ڈیفنس سیکرٹری کابینہ کے سیکرٹری مسٹر این اے فاروقی سٹیشن کمانڈر بریگیڈیئر عطا محمد اور کمشنر راولپنڈی مسٹر غیاث الدین احمد اس موقعہ پر موجود تھے۔

ڈھاکہ سے روانگی

صدر نے ڈھاکہ سے روانہ ہونے سے قبل تیج گاؤں کے ہوائی اڈے پر اخباری نمائندوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ عوام کو اپنے اوپر جو اعتماد ہے اس کے پیش نظر مجھے یقین ہے کہ قوم بڑی تیزی کے ساتھ آگے بڑھے گی۔ آپ نے کہا کہ ملک کا دورہ کر کے زندگی کی ان علامتوں کا مشاہدہ کرنا میرے لئے بڑا روح پرور ثابت ہوا ہے۔ ہوائی اڈے پر صدر کو الوداع کہنے والوں میں مشرقی پاکستان کے گورنر مسٹر ذاکر حسین وزیر قانون محمد ابراہیم مشرقی پاکستان کے ناظم مارشل لاء میجر جنرل امراؤ خاں اور دوسرے اعلیٰ سول اور فوجی افسر شامل تھے۔ ہوائی اڈے پر جاتے ہوئے صدر نے تیج گاؤں میں آنکھوں کے اسلامیہ ہسپتال اور نابیناؤں کے کیمپ کا معائنہ کیا۔ صدر نے مریضوں اور ان نابیناؤں سے باتیں کیں جو ہسپتال میں کام کرتے ہیں۔ یہ ہسپتال اسی سال یکم جنوری کو قائم کیا گیا ہے اور ایک پرائیویٹ ادارے کے زیر اہتمام کام کرتا ہے۔ صدر ہسپتال کے کام سے بہت متاثر ہوئے۔ مسٹر ذاکر حسین گورنر مشرقی پاکستان نے بھی صدر مملکت کو الوداع کہنے کے لئے ہوائی اڈے پر موجود تھے۔ اخبار نویسوں کو بتایا آج صبح میں نے صدر پاکستان سے ملاقات کی تھی جس میں صدر نے مجھے صوبے کی ترقیاتی سکیموں کی تفصیلات معلوم کی تھیں جن میں سڑکوں کی توسیع اور دریائی حمل و نقل کی اصلاح بھی شامل ہے۔ صدر نے ہدایت کی تھی کہ منظور شدہ رقوم سے فائدہ اٹھانے کے لئے ان سکیموں پر جلد عمل شروع کر دینا چاہیئے۔

نشری پیغام

صدر ایوب نے مشرقی پاکستان کے عوام کے نام ایک پیغام کے ذریعہ (جو ریڈیو پاکستان نے ریکارڈ کیا ہے) کہا ہے کہ عوام اپنے قومی مفاد کے لئے قربانیاں دینے کے جذبے سے سرشار ہیں اور اس سے ایک ایسی فضا پیدا ہو گئی ہے جو بنیادی جمہوریتوں کے تجربے کی کامیابی کے لئے انتہائی سازگار ہے۔ صدر نے متنبہ کیا کہ اگر کسی شخص نے اس فضا کو آلودہ کرنے کی کوشش کی تو وہ قوم کے دشمن کی حیثیت سے بے نقاب ہو جائے گا۔ آپ نے لوگوں کو مشورہ دیا کہ وہ ایسے لوگوں کو اپنی ترقی کے راستے میں حائل نہ ہونے دیں جو ان کے مفاد کے دشمن ہوں۔

صدر نے اپنے پیغام میں کہا۔ میں نے مشرقی پاکستان میں جو آٹھ دن گزارے ہیں ان کی یاد میرے دل میں ہمیشہ جاگزیں رہے گی اس میں شک نہیں کہ اس حصہ ملک میں آکر مجھے ہمیشہ دلی مسرت ہوتی ہے۔ مگر موجودہ دورے میں میں نے جو کچھ دیکھا اور محسوس کیا ہے اس نے میرے دل میں نئی اور بے اندازہ حرارت بھر دی ہے اپنے لاکھوں ہم وطنوں کو دیکھنا اور ان سے باتیں کرنا میرے لئے ایک عجیب و غریب تجربہ تھا میں ہوائی جہاز، ٹرین یا سٹیمر پر جہاں بھی گیا میں نے ایک نیا جذبۂ عمل ترقی کی ایک نئی لگن اور حب وطن کی ایک نئی شدت کا مظاہرہ دیکھا۔ لوگوں کے قلب دوبارہ امیدوں سے معمور نظر آتے ہیں اور وہ زندگی کو اس کی مسرتوں سے روشناس کرنے کے جذبے سے سرشار ہیں۔

تصحیح

حضرت مولوی عبد المغنی خانصاحب رضی اللہ عنہ کی سیرت پر جو مضمون الفضل کی اشاعت مؤرخہ ۱۰-۱۲-۱۴ اور ۱۵ جنوری میں بالاقساط شائع ہوا ہے اس میں بعض کتابت کی غلطیاں رہ گئی ہیں احباب تصحیح فرما لیں:-

(۱) قسط اول (الفضل ۱۰ جنوری) صفحہ ۳ کالم ۱ سطر ۱۳ "ہاں" کی جگہ "تا" پڑھیں۔

(۲) قسط دوم (الفضل ۱۲ جنوری) صفحہ ۳ کالم ۱ سطر ۲۹ صحیح فقرہ یوں ہے "یورپ کے فلسفہ پر اسلامی فلسفہ کی برتری کو انتہائی فاضلانہ تصانیف کے ذریعہ ثابت کیا" پڑھیں۔

(۳) قسط سوم (الفضل ۱۴ جنوری):

الف: صفحہ ۳ کالم ۴ سطر ۲۲ "لا کانوا یعلمون" کی جگہ "لو کانوا یعلمون" پڑھیں

ب: صفحہ ۴ کالم ۲ سطر ۲۴ "یضل بہ من یشاء و یہدی بہ من یشاء" کی جگہ "یضل من یشاء و یہدی من یشاء" پڑھیں

(ادارہ)

کلکتہ میں پیشوایان مذاہب کی سیرت پر جلسہ

(بقیہ صفحہ ۵)

الحمد للہ کہ جلسہ میں سامعین کی تعداد ہماری اُمیدوں سے کہیں بڑھ کر تھی۔ ہال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ اور بہت سے سامعین کو کھڑے ہو کر جلسہ کی کارروائی سننی پڑی۔ صاحب صدر نے خود فرمایا۔ کہ جلسہ بہت کامیاب رہا۔ کیونکر Gathering بہت زیادہ ہے۔

جلسہ میں گورنمنٹ بنگال کے متعدد افسران بھی شامل ہوئے تھے۔ دراصل اس جلسے کی کامیابی کا سہرا جماعت احمدیہ کلکتہ کے اُن افراد کے سر پر ہے۔ جنہوں نے رات دن کوشش کر کے اس کے جملہ انتظامات کئے۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ کہ جماعت احمدیہ کلکتہ کے قریباً سب احباب نے اس جلسے کو کامیاب کرنے میں بہت کوشش اور ہمت کی۔ اور تن۔ من اور دھن سے مدد کی۔ میں جملہ احباب جماعت کا ممنون اور شکر گزار ہوں۔ کہ انہوں نے میرے ساتھ پورا پورا تعاون کیا۔ اور دوستوں کے سپرد جو ڈیوٹی لگائی گئی۔ اس کو انہوں نے حتی الوسع کما حقہ سرانجام دیا۔ اور باوجود قلیل وقت کے جلسے کے انتظامات مکمل کئے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کی مساعی کو قبول فرماوے۔ اور اجر جزیل عطا فرماوے۔

اس جلسے کی رپورٹ اخبار اسٹیٹس مین انگریزی آنند بازار پتریکا بنگالی اور اخبار پیغام نے شائع کی۔ آنند بازار پتریکا جو کلکتہ کا مشہور بنگالی اخبار ہے۔ اور جس کی اشاعت بہت زیادہ ہے۔ اس نے اس جلسے کا فوٹو بھی شائع کیا۔ کلکتہ کے معزز لوگوں میں سے حسب ذیل احباب بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔

جناب اے رحمان صاحب اسسٹنٹ کمشنر پبلک ہیلتھ جناب ایس کے گھوش صاحب چیف انسپکٹر فیکٹریز ویسٹ بنگال جناب ایس بنرجی انسپکٹر اینفورسمنٹ برانچ۔

جناب ایچ مرزا صاحب ایڈووکیٹ ہائی کورٹ

اللہ تعالیٰ اس جلسہ کو ہر طرح موجب خیر و برکت بنائے۔ آمین

(مدیر قادیان)

شعبان کا چاند ہو گیا

کراچی ۳۰ جنوری:- سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ کل شام مشرقی پاکستان اور مغربی پاکستان میں شعبان کا چاند ہو گیا۔ (د)

درخواست دُعا

خاکسار اعصابی کمزوری جگر کی خرابی اور بعض دیگر عوارض کے دوبارہ عود کر آنے کے باعث پھر بیمار ہو گیا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے۔ خاکسار کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے خاص توجہ اور درد و الحاح سے دعا کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔

(ملک مفضل احمد)

(سابق پہریدار حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ربوہ)